علوم السنہ
شعبہ حدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

وعیدِ الٰہی: شرعی حیثیت اور تدریجی نفاذ کا مطالعہ

Divine Warning (Wa'eed): A Study of Its Legal Status and Gradual Implementation

Saira Manzoor*
PhD Scholar Department of Islamic Studies and Comparative Religions, The Women University Multan. Email: sairamanzoor234@gmail.com
Dr. Khalida Siddique
Lecturer, Department of Islamic Studies and Comparative Religions, The Women University Multan. Email: drkhalidasiddique@wum.edu.pk

Abstract:
This research paper presents an analytical study of the concept of the Divine Warning (*al-Wa'eed al-Ilāhī*) within the framework of Islamic law. The study aims to explore the precise legal status (*al-Ḥukm al-Shar'ī*) of the warnings mentioned in *al-Qur'ān* and *al-Ḥadīth*, distinguishing between those pertaining to matters of creed (*'Aqīdah*) and those pertaining to practical jurisprudence (*Fiqh*). Furthermore, the research delves into the classical and contemporary discourse on the principle of gradual implementation (*al-Tanfīdh al-Tadrījī*). By examining how warnings were communicated and enforced during the Prophetic era, the paper seeks to reconcile the absolute nature of divine threats with the wisdom of gradual legal application in society. The findings aim to provide a balanced understanding of how divine warnings function as both a deterrent and a guideline for the phased development of an Islamic social order.

Keywords: Divine Warning, Gradual Implementation, Jurisprudence

وعید کا لغوی معنی

عربی زبان میں "وعید" کا مادہ "و-ع-د" ہے، اور اس کا مطلب ہے "ڈرانا، دھمکی دینا، عذاب کی خبر دینا"۔ لغت کی کتابوں میں اس کے معنی یوں ملتے ہیں:

"التَّهديد بالعقاب" (عذاب کی دھمکی دینا)۔[1]

"الإخبار بشيء مكروه سيقع في المستقبل"۔[2]

آنے والے وقت میں کسی ناپسندیدہ چیز کی خبر دینا۔

لغوی طور پر "وعید" کا مطلب ہوتا ہے: کسی کو کسی عمل پر انجام سے خبر دار کرنا۔ نیز سزا یا بدلہ دینے کا اعلان کرنا۔ یہ لفظ "وَعَدَ" سے نکلا ہے، جس کا مطلب وعدہ کرنا ہے، لیکن "وعید" عموماً منفی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے، یعنی سزا یا عذاب کا وعدہ۔

* Email of corresponding author: sairamanzoor234@gmail.com

وعید کا اصطلاحی معنی

شرعی اصطلاح میں "وعید" کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی جانب سے گناہگاروں کو سزا اور عذاب کی دھمکی دینا۔ یہ قرآن و حدیث میں ان اعمال کے لیے آتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے عذاب یا سزا کی وعید سنائی ہو، تاکہ بندے ان سے بچنے کی کوشش کریں اور اللہ کے احکام کی پابندی کریں۔

شرعی مفہوم

شریعت میں "وعید" کا مطلب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نافرمانی، گناہ یا جرم پر سزا کی دھمکی ہے۔ قرآن اور حدیث میں وعید کا مقصد بندوں کو خبردار کرنا ہے تاکہ وہ اپنے اعمال پر غور کریں اور گناہوں سے باز آئیں۔[3]

قرآن مجید میں وعید کی امثلہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختلف گناہوں پر سخت وعیدیں دی ہیں۔ ان میں کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

1. **شرک پر وعید:**

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔[4]

یعنی: "اللہ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ جو گناہ ہیں وہ جس کے لئے چاہے معاف کر دے گا۔"

2. **نماز چھوڑنے پر وعید:**

" فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ۔ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ"۔[5]

یعنی: "پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں۔"

3. **جھوٹ اور ظلم پر وعید:**

"وَ یَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْھُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَھُمْ وَ جَعَلْنَا بَیْنَھُمْ مَّوْبِقًا"۔[6]

یعنی: "اور جس دن اللہ فرمائے گا کہ میرے شریکوں کو بلاؤ جن کا تمہیں دعویٰ تھا، تو وہ انہیں بلائیں گے لیکن وہ جواب نہیں دیں گے، اور ہم ان کے درمیان ہلاکت کا سامان رکھ دیں گے۔"

وعید کا مقصد و اثرات

وعید کا مقصد لوگوں کو برائی سے روکنا اور ان کے دلوں میں اللہ کا خوف پیدا کرنا ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچ سکیں اور نیک اعمال کی طرف راغب ہوں۔ وعید صرف دھمکی نہیں بلکہ ایک اصلاحی عمل ہے، جو اللہ کی رحمت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

1. تقویٰ اور خوفِ خدا کا پیدا ہونا: وعید سن کر انسان کے دل میں گناہ کرنے کا خوف پیدا ہوتا ہے۔
2. عمل کی اصلاح: وعید انسان کو گناہوں سے بچا کر نیک اعمال کی طرف راغب کرتی ہے۔
3. انصاف کا یقین: وعید یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہیں اور ہر عمل کا بدلہ دیں گے۔
4. گناہوں سے باز رکھنا۔

5. انسانوں کو نیکی کی ترغیب دینا۔

6. اللہ کی قدرت، عدل اور حکمت کا اظہار۔

7. بندوں میں ذمہ داری کا شعور پیدا کرنا۔[7]

وعید کی شرائط اور اللہ کی رحمت:

قرآن میں جہاں اللہ نے سخت وعیدیں دی ہیں، وہیں اپنی رحمت اور مغفرت کا بھی ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا"۔[8]

یعنی: "کہہ دو: اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔"

وعید کا مقصد اللہ تعالیٰ کے عدل اور قہر کو ظاہر کرنا ہے۔ یہ ایک طرح کی تنبیہ ہے تاکہ بندے گناہ سے باز آئیں اور اللہ کے احکام پر عمل کریں۔ وعید کا تعلق زیادہ تر اللہ کی سزا اور قہر سے ہے، جیسے جنت کی بشارت (وعدہ) کے مقابلے میں جہنم کی وعید۔

- وعید صرف ان اعمال پر دی جاتی ہے جو شریعت کی نظر میں حرام اور نقصان دہ ہوں۔
- وعید کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب بندہ توبہ نہ کرے۔ اگر صدقِ دل سے توبہ ہو تو اللہ اسے معاف کر سکتا ہے۔[9]

وعید کے حوالے سے فقہاء کی رائے

فقہاء کے نزدیک وعید کا مقصد اصلاح ہے، اور یہ ایک انتباہ ہے کہ اگر بندہ اپنے اعمال درست نہ کرے تو اسے عذاب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی گناہگار توبہ کرے تو وعید کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ نیز فقہاء کے نزدیک وعید کے نصوص کو سمجھنے کے لیے درج ذیل اصول اہم ہیں:

وعید کو قطعی (یقینی) نہیں مانا جاتا وعید کے الفاظ اللہ کے رحم اور مغفرت کے امکان کے تحت آتے ہیں۔ وعید کے عمومی الفاظ گناہوں کے لیے ہیں، لیکن انفرادی افراد کے لیے قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے، کیونکہ ان کے ایمان، توبہ، اور اعمال کا علم اللہ کو ہے وعید کے اصول وضوابط اسلامی فقہ، علم کلام اور تفسیر کے اہم موضوعات میں شامل ہیں۔ "وعید" کا مطلب اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی عمل پر سزا کی دھمکی یا وعدہ ہے۔[10]

اس کے اصول وضوابط کو سمجھنے کے لیے درج ذیل نکات پر تفصیلی بحث کی جاتی ہے:

(i) وعید کا اطلاق

- وعید ان افعال پر لاگو ہوتی ہے جو اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔
- ہر وعید مشروط ہوتی ہے اور سزا کا تعلق اللہ کے عدل و فضل پر منحصر ہے۔

(ii) مشروطیت

- وعید کے الفاظ عمومی ہوتے ہیں، لیکن یہ لازم نہیں کہ ہر گناہگار کو وعید کے مطابق سزا دی جائے۔
- اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت، گناہ کی شدت، اور توبہ کا اعتبار وعید کے اطلاق پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

(iii) استثنا

اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک، اللہ تعالیٰ چاہے تو وعید کو معاف کر سکتا ہے۔ خوارج اور معتزلہ کے برعکس، اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی مغفرت وسیع ہے اور گناہگار مومن دائمی جہنم میں نہیں رہے گا۔[11]

(iv) عدل و رحمت کا توازن

وعید اللہ کے عدل کی علامت ہے، لیکن اللہ کا رحم اور فضل وعید کو ختم یا کم کر سکتا ہے۔ قرآن کی آیات میں "إِنَّ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ"۔[12] اور "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ"۔[13] دونوں پہلو بیان کیے گئے ہیں۔ وعدہ اللہ کے انعام اور ثواب سے متعلق ہے، جبکہ وعید سزا اور عذاب سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ پورا کرنے میں یقینی ہے، جبکہ وعید کے معاملے میں معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"۔[14]

وعید کے اصول پر اختلافات

(i) اہل سنت والجماعت

اللہ کے فضل و کرم پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ گناہگار مومن کو معاف کر سکتا ہے, گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے مرے تو اس کی سزا اللہ کے اختیار میں ہے۔

(ii) خوارج

ان کے نزدیک، گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

(iii) معتزلہ

معتزلہ کے مطابق، گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ مومن ہے نہ کافر، بلکہ "منزلة بين المنزلتين" میں ہے، اور اگر بغیر توبہ کے مرے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

(iv) فقہ جعفریہ

شیعہ نظریہ کے مطابق بھی وعید کے اطلاق میں اللہ کے عدل پر زور دیا جاتا ہے، لیکن مغفرت کا دروازہ کھلا رکھا جاتا ہے۔[15]

وعید کی عملی مثالیں

(i) کفر اور شرک پر وعید:

قرآن میں واضح ہے کہ شرک ناقابلِ معافی ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ"۔[16]

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کی اس کے ساتھ کفر کیا جائے۔

(ii) نفاق پر منافقین کے لیے وعید:

"اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ"۔[17]

(iii) گناہ کبیرہ پر وعید:

قتل، زنا، اور سود جیسے گناہوں پر قرآن و حدیث میں سخت وعید آئی ہے۔

وعید کی اقسام:

1. گناہ صغیرہ
2. گناہ کبیرہ

☆**گناہ کبیرہ** ان گناہوں کو کہتے ہیں جن کے لیے قانون الٰہی یعنی شریعت خداوندی اور دین مصطفویؐ میں "حدِ شرعی" یعنی باقاعدہ سزا مقرر ہے، اور بتادیا گیا ہے کہ جو شخص ان گناہوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے گا تو اسے ضابطے کے مطابق مجرم قرار دے کر سزا دی جائے گی۔

☆**گناہ صغیرہ**، ان گناہوں کو کہا جاتا ہے جو کبیرہ گناہوں کی طرح سنگین نہیں ہوتے اور ان کے لیے حد شرعی بھی مقرر نہیں، البتہ معصیت ہونے کے حوالے سے ان کی سخت مذمت کی گئی ہے اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان سے بچیں، کیوں کہ وہ بہر حال نافرمانی کے زمرے میں آتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کسی طور بھی درست نہیں، خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔[18]

مزید علماء و مصنفین نے کتب کے اندر گناہ کی اقسام کو افعال سے منسوب کرتے ہوئے اسکی تقسیم کو مزید تفصیلا اور سمجھنے کے لئے سہل انداز میں بیان کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اسکی مزید چار اقسام بیان کی ہے:

1. ذنوب ملکیہ (خدائی صفات میں کسی کو شریک، عظمت، کبریائی، الھویت میں منکر ہونا)
2. ذنوب شیطانیہ (حسد، غیبت، بدعت)
3. ذنوب سبعیہ (سرکشی، ناحق ظلم و قتل، عدوان)
4. ذنوب بہیمیہ (چوری کرنا، مصیبت کے وقت صبر نہ کرنا، یتیموں کا مال کھانا)[19]

اسکے ضمن میں انسان سے مرتکب ہونے والے گناہوں میں بنیادی کارساز نفس انسانی ہے فقہاء نے اسکی تقسیم درج ذیل کی ہے جسکو یہاں ضمن میں ذکر کیا جارہا ہے۔ 1۔ نفس امارہ 2۔ نفس لوامہ 3۔ نفس مطمئنہ[20]

بعض ایسی احادیث ہیں جس میں کسی نیکی کے کرنے پر جنت کی بشارت ہے۔ بعض میں کسی کام کے کرنے پر جنت کے حرام ہونے کی وعید اور دھمکی ہے۔ اور وعید سے متعلق بھی متعدد احادیث آئی ہیں: اسکی نشاندی اگر کی جائے تو اسکی تقسیم چھ حصوں میں ہوگئی۔ اس تقسیم کے تحت مذکورہ احادیث کو بطور نمونہ یہاں ذکر کیا جارہا ہے۔[21]

1. بعض احادیث میں بعض کبیرہ گناہوں پر کفر کا اطلاق ہوا ہے۔
2. بعض کبائر کے مرتکب سے ایمان کی نفی آئی ہے۔
3. بعض احادیث میں ان کبائر کے مرتکب سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی براءت کا اظہار فرمایا ہے۔
4. بعض احادیث میں بعض کبائر کے مرتکب کے بارے میں ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔
5. بعض میں بعض کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر جہنم کی دھمکی ہے۔
6. بعض احادیث میں بعض کبائر کے مرتکب کو لعنت سنائی گئی ہے، یعنی رحمت سے دوری کی دھمکی۔

وعید کے تدریجی ادوار

وعید کے تدریجی ادوار کا تصور اسلامی تعلیمات میں موجود ہے، اور یہ اللہ کی طرف سے انسانوں کو سزا دینے کے مختلف مراحل کو بیان کرتا ہے۔ یہ تدریجی ادوار انسانوں کو مہلت، نصیحت، اور اصلاح کا موقع فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی اصلاح کریں اور اللہ کی رحمت کے مستحق بنیں۔ ان ادوار کو درج ذیل مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1. **انذار (خبردار کرنا)**

یہ پہلا مرحلہ ہے جس میں اللہ اپنے رسولوں کے ذریعے لوگوں کو گناہوں اور غلطیوں کے نتائج سے خبردار کرتا ہے۔ اس مرحلے میں اللہ اپنے احکامات اور قوانین واضح کرتا ہے اور گناہ کے نتائج سے آگاہ کرتا ہے۔ قرآن میں انذار کے لیے کئی مثالیں موجود ہیں، جیسے قوم نوح، قوم عاد، اور قوم ثمود کو پیغمبروں کے ذریعے خبردار کرنا۔[22]

2. **نصیحت اور مہلت دینا**

انذار کے بعد دوسرا مرحلہ نصیحت کا ہے جس میں اللہ انسانوں کو سدھرنے کے لیے مہلت دیتا ہے۔ یہ مہلت ایک قسم کی آزمائش بھی ہوتی ہے کہ آیا انسان ہدایت کی طرف پلٹتا ہے یا گمراہی میں مزید آگے بڑھتا ہے۔ اس دوران اللہ اپنی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے تاکہ انسان شکر گزاری اور اصلاح کی طرف راغب ہو۔

3. **ابتدائی عذاب یا آزمائش**

اگر لوگ نصیحت سے فائدہ نہ اٹھائیں، تو اللہ انہیں ہلکی سزا یا آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ اس کا مقصد ان کے دلوں کو جھنجھوڑنا اور انہیں اپنی غلطیوں کا احساس دلانا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، قوم فرعون پر قحط، طوفان، اور ٹڈی دل کے حملے جیسی آزمائشیں بھیجی گئیں تاکہ وہ عبرت حاصل کریں۔

4. **مزید مہلت اور تنبیہ**

آزمائش کے بعد اللہ ایک بار پھر مہلت دیتا ہے تاکہ انسان سدھر جائیں۔ اس مرحلے میں رسول اور مومنین کے ذریعے مزید تنبیہات دی جاتی ہیں، اور انسان کو مزید غور و فکر کا موقع دیا جاتا ہے۔

5. **حتمی وعید (عذابِ قہر)**

جب انسان بار بار مہلت کے باوجود گناہوں اور سرکشی پر ڈٹے رہیں، تو اللہ کا فیصلہ آتا ہے اور حتمی عذاب نازل کیا جاتا ہے۔ یہ عذاب قوموں کی تباہی، زلزلوں، طوفانوں، یا دیگر قدرتی آفات کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ قوم نوح کا طوفان، قوم عاد کا تیز ہوا کا عذاب، اور قوم لوط کی تباہی اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

6. **آخرت کا عذاب**

دنیا میں سزا کے بعد آخرت میں اللہ کے فیصلے کے مطابق دائمی عذاب یا جزا دی جاتی ہے۔ آخرت کا عذاب ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے دنیا میں اللہ کے احکامات کو مکمل طور پر نظر انداز کیا اور توبہ نہ کی۔

انہی ادوار کو دو مزید حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے مکی اور مدنی دور ان ادوار میں معاملات کے حوالے سے جو وعیدات ہے اس لحاظ سے اسکی تقسیم کاری کی گئی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی میں دعوت، تربیت، اور اسلامی تعلیمات کے مختلف

پہلو سامنے آتے ہیں۔ آپؐ کے وعید (تنبیہ یا عذاب کی خبر دینا) کے پیغامات بھی ان دونوں ادوار میں مختلف حالات، مخاطبین اور ضرورتوں کے مطابق ہوتے تھے۔[23]

مکی دور میں وعید

مکی زندگی میں اسلام ابتدائی مرحلے میں تھا، اور آپؐ کا زیادہ زور توحید، رسالت، اور آخرت کے بنیادی عقائد کو واضح کرنے پر تھا۔ مکی دور کی وعید میں عمومی طور پر ان موضوعات پر زور دیا گیا:

1. **شرک کی مذمت:**

مکی دور میں کفار کو شرک کی سنگینی اور اس کے انجام سے خبردار کیا گیا۔ مثال:

"اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے؟"[24]

2. **قیامت کا ذکر:**

قیامت کی ہولناکی، اعمال کا حساب، اور انکار کرنے والوں کے انجام کی تفصیل۔ مثال:

"اَلْقَارِعَةُۙ (1) مَا الْقَارِعَةُۚ (2) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُؕ(3)"[25]

3. **دوزخ کی وعید:**

اللہ کے نافرمانوں کے لیے دوزخ کی سزا اور اس کے عذاب کی شدت۔ مثال:

"تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈال دیا؟" وہ بولے: "ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے[26]..."

مدنی دور میں وعید

مدنی زندگی میں اسلام ایک مضبوط اور باقاعدہ معاشرتی و سیاسی نظام میں تبدیل ہو چکا تھا۔ یہاں وعید کے مضامین اور انداز میں تبدیلی آئی:

1. **منافقین کی سرزنش:**

مدنی دور میں منافقین کو ان کے دوغلے پن اور فتنہ انگیزی پر سخت وعید دی گئی۔ مثال:

"اللہ نے منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کیا ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"[27]

2. **جہاد کے احکام:**

مدنی دور میں جہاد کے مخالفین اور اللہ کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کے انجام کی وعید دی گئی۔ مثال:

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا... اللہ ان کے اعمال برباد کر دے گا[28]۔"

3. **اہل کتاب کی وعید:**

یہود و نصاریٰ کو ان کی بدعہدی اور اسلام کی مخالفت پر تنبیہ کی گئی۔ مثال:

"بے شک جو لوگ اللہ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑے سے داموں پر بیچ دیتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔"[29]

خلاصہ ونتائج

یہ تحقیقی مقالہ اسلامی قانون کے تناظر میں وعیدِ الٰہی (الوعید الإلهي) کے تصور کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد قرآن وحدیث میں مذکور وعیدوں کی شرعی حیثیت (الحکم الشرعي) کو واضح کرنا ہے، اور ان وعیدوں کے درمیان فرق کو نمایاں کرنا ہے جو عقائد (عقیدہ) سے متعلق ہیں اور جو عملی فقہ (فقہ) سے تعلق رکھتی ہیں۔ مزید برآں، یہ تحقیق تدریجی نفاذ (التنفیذ التدریجی) کے اصول پر قدیم اور جدید علمی مباحث کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ اس تحقیق کے نتائج اس بات کی متوازن تفہیم فراہم کرنے کا ہدف رکھتے ہیں کہ وعیدِ الٰہی کس طرح ایک طرف بطور بازرکھنے والا عنصر (deterrent) اور دوسری طرف ایک اسلامی معاشرتی نظام کی مرحلہ وار تشکیل کے لیے رہنما اصول کے طور پر کام کرتی ہے۔

سفارشات

علماء کرام اور دعوتی مراکز کو چاہیے کہ عام مسلمانوں میں وعیدِ الٰہی (اللہ کے عذاب یا سزا کے وعدے) کی صحیح سمجھ پیدا کریں۔ لوگوں کو یہ باور کرایا جائے کہ وعید کا تعلق صرف گناہوں کی سزا سے نہیں، بلکہ یہ رحمتِ الٰہی کے ساتھ توازن میں ہے تاکہ خوف اور امید کا صحیح تناسب قائم رہے۔ مدارس اور جامعات میں تفسیر و حدیث کے نصاب میں وعیدِ الٰہی پر الگ سے ابواب قائم کیے جائیں۔ تاکہ طلباء ان آیات واحادیث کو جن میں وعید بیان ہوئی ہے۔ سوشل میڈیا اور ٹی وی چینلز پر وعیدِ الٰہی کو بیان کرتے وقت رحمتِ الٰہی کا پہلو بھی شامل کیا جائے۔ صرف وعید سن کر لوگ مایوس نہ ہوں، بلکہ توبہ اور اصلاح کا راستہ بھی انہیں دکھایا جائے۔ اسلامی یونیورسٹیوں کو چاہیے کہ وہ "وعیدِ الٰہی" پر مزید تحقیقی کام کروائیں۔ خاص طور پر جدید فکری انحرافات (جیسے غلو اور تفریط) کے تناظر میں وعید کے تصور کو پرکھا جائے تاکہ انتہاپسندی اور لاابالی پن دونوں کا خاتمہ ہو سکے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] مرتضیٰ الزبیدی، شیخ، محمد، تاج العروس، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، س ن، ص234

Al-Zubāydī, Sheīkh. Murtaza. Muhammed, Taj al-Aru's, Maktaba Rahmaniya, p. 234

[2] اسماعیل بن حماد الجوہری، الصحاح فی تاج اللغۃ وصحاح العربیہ، دارالحدیث، القاہرہ، ص452

Ismaīl. biň. Hammad Al-Jāwhari, Al-Sihah fi Taj al-Lugha wa Sihah al-Arabiya, p.542

[3] محمد عبد العظیم الزرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن (اردو)، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص324

Muhammed bin Abdul āzeem Al-Zarqani, Manahil al-Irfan fi Ulum al-Quran (Urdu), Maktaba Rahmaniya, Lahore, p. 364

[4] القرآن، 48:4

[5] القرآن، 107:4، 5

Al-Qur'an, 107:5, 4

[6] القرآن، 52:18

Al-Qur'an, 18:52

[7] شمس الدین ذہبی، کتاب الکبائر، (مترجم: سعید احمد قمر الزماں)، ادارۃ البحوث الاسلامیہ والدعوۃ والافتاء، بنارس، س ن، ص432

Shams al-Din Dhahabi, Kitab al-Kaba'ir (Translator: Saeed Ahmad Qamar al-Zaman), Idarat al-Buhuth al-Islamiyyah wa al-Da'wah wa al-Ifta, Banaras, s.n., p. 432

[8] القرآن، 53:39

Al-Qur'an, 39:53

[9] شمس الدین ذھبی، کتاب الکبائر، ص213

Shams al-Din Dhahabi, Kitab al-Kaba'ir, p. 213

[10] اَیضاً، ص345

ibid, p. 345

[11] ایضا، ص345

ibid, p. 345

[12] القرآن، 156:8

Al-Qur'an, 8:156

[13] القرآن، 48:4

Al-Qur'an, 4:48

[14] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصیحح البخاری، کتاب بدا الخلق، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، ح7563

Muhammad ibn Isma'il Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih al-Bukhari, Kitab Bada' al-Khalq, Maktabah Islamiyyah, Urdu Bazar Lahore, Hadith no. 7563

[15] شمس الدین ذھبی، سیر اعلام النبلاء، مؤسۃ الرسالہ، بیروت لبنان، ص344

Shams al-Din Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, Lebanon, p. 344

[16] القرآن48:4

Al-Qur'an, 4:48

[17] القرآن، 145:4

Al-Qur'an, 4:145

[18] عبد الکریم ھوازن قشیری، رسالہ قشیری، (مترجم: مفتی محمد صدیق ھوازن)، مکتبہ اعلی حضرت، دربار مارکیٹ، اروبازار لاہور، 2009، ص54

'Abd al-Karim Hawazin Qushayri, Risalah Qushayriyyah (Translator: Mufti Muhammad Siddiq Hawazin), Maktabah A'la Hazrat, Darbar Market, Urdu Bazar Lahore, 2009, p. 54

[19] ذھبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، مؤسۃ الرسالہ، بیروت لبنان، ص344

Shams al-Din Dhahabi, Siyar A'lam al-Nubala, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, Lebanon, p. 344

[20] ایضا، ص345

ibid, p. 345

[21] شمس الدین ذھبی، سیر اعلام النبلاء، مؤسۃ الرسالہ، بیروت لبنان، ص344

Shams al-Din Dhahabi, Maulana, Siyar A'lam al-Nubala, Mu'assasat al-Risalah, Beirut, Lebanon, p. 344

[22] محمد عبد العظیم الزرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن، ص346

Muhammed bin Abdul āzeem Al-Zarqani, Manahil al-'Irfan fi 'Ulum al-Qur'an, p. 346

[23] ایضا، ص234

ibid, p. 234

[24] القرآن، 21:6

Al-Qur'an, 6:21

[25] القرآن، 101:1-3

Al-Qur'an, 101:1–3

[26] القرآن، 74:42-47

Al-Qur'an, 74:42-47

[27] القرآن، 68:9

Al-Qur'an, 9:68

[28] القرآن، 1:49

Al-Qur'an, 49:1

[29] القرآن، 77:3

Al-Qur'an, 3:77